مہدویت شیعہ سنی مشترکہ روایات میں

مولف: ڈاکٹر مہدی اکبر نژاد
مترجم: خان محمد صادق جونپوری

امام مہدیؑ کے بارے میں شیعہ اور سنی فرقوں میں اختلاف نظر پایا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود ان کے درمیان بہت سے مشترکہ عناصر بھی موجود ہیں۔ تقریب بین مذاہب اسلامی کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ان مشترکہ باتوں کو سامنے لانا ضروری ہے۔ یہ مشترکہ باتیں امام مہدیؑ کا نسب، آنحضرت کی شکل و شمائل، علامات ظہور، اس زمانے کے حالات اور اس دور میں رونما ہونے والے واقعات کے سلسلے میں ہیں۔

حصہ اوّل: نسب اور شکل و شمائل

الف: امام مہدیؑ کا رسول خدا کی ذریت سے ہونا: مہدی موعود، رسول خداؐ کی ذریت سے ہیں اور تمام حدیثیں مختلف الفاظ اور انداز میں اس امر پر دلالت کرتی ہیں۔ اس تاکید کی وجہ بھی شاید معلوم ہے۔ یہ پیشین گوئی کی جارہی تھی کہ مستقبل میں بہت سے ایسے دعویدار پیدا ہونگیں جو مہدیؑ کو اپنے خاندان سے منسوب کریں گے۔ اسی وجہ سے پہلے ہی بتادیا گیا کہ مہدیؑ، رسولؐ کی ذریت سے ہونگیں۔ اتنی تاکید کے باوجود کچھ لوگوں نے امام مہدیؑ کا تعلق دوسرے خاندانوں سے جوڑنا چاہا لیکن وہ کامیاب نہیں ہوئے۔ کچھ حدیثیں ملاحظہ ہوں:

وَلَم یَبقَ مِنَ الدھرِ الّا یومٌ لَبَعثَ اللہُ رجلاً من اھلِ بیتی یَملاُھا عَدلاً کما مُلِئَت جوراً [١]۔

ترجمہ: اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی ہوگا، تب بھی اللہ تعالی میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جو زمین کو اسی طرح عدل و داد سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھر چکی ہوگی۔

١۔ ابن ابی شیبہ، الکتاب المصنف، حدیث ٣٧٦٣٧۔

ابن ماجہ اور ترمذی نے بھی رسول خداؐ سے نقل کیا ہے :

المهديُ منّا اهلَ البيتِ... [۱] ۔ ترجمہ : مہدی ہم اہل بیت میں سے ہیں۔

ذخائر العقبی میں رسول خداؐ سے نقل ہوا ہے :

لَو لَم يَبقَ مِن الدنيا الّا يومٌ واحدٌ لَطَوّلَ اللهُ ذلكَ اليومَ حتى يَبعَثَ رجلاً من وُلدى اسمُه كاسمي [۲] ترجمہ : اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی ہو گا تو اللہ تعالی اسے طولانی بنادے گا تا کہ میرا ایک بیٹا ظہور کرے جو میرے ہمنام ہو گا۔

شیخ طوسی نے بھی رسول خداؐ سے نقل کیا ہے :

المهدى من عترتي [۳]۔ ترجمہ : مہدی میری عترت میں سے ہے۔

ب : **امام مہدیؑ کا پیغمبر اسلامؐ کے ہمنام ہونا :** امام مہدیؑ رسول خداؐ کے ہمنام ہیں۔ بہت سی احادیث میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور شیعہ و سنی دونوں فرقوں کا اس بات پر اتفاق ہے۔ ابوداود [۴]، ترمذی [۵]، صدوق [۶]، طبرانی [۷]، ابن کثیر [۸]، ابن اثیر [۹]، محقق اربلی [۱۰]، کنجی شافعی [۱۱]، سیوطی [۱۲]، متقی ہندی [۱۳] اور دیگر مؤلفین نے اس موضوع کو مختلف انداز میں بیان کیا ہے۔

---

۱. ابن ماجہ، سنن حدیث ۴۰۸۵؛ ترمذی، سنن، حدیث ۲۲۳۰۔

۲. ابن بابویہ، الامامہ والتبصرہ، ص ۱۵۳؛ صدوق، من لایحضرہ الفقیہ، ج ۳، ص ۱۷۷؛ صدوق، عیون اخبار الرضا، ج ۱، ص ۲۹۷؛ خزاز قمی، کفایۃ الاثر، ص ۲۶۶؛ مفید، الارشاد، ج ۲، ص ۳۴۰؛ فتال نیشاپوری، روضۃ الواعظین، ص ۲۶۱؛ ترمذی، سنن، حدیث ۲۳۳۲۔

۳. طوسی، غیبت، ص ۱۸۶، ص ۱۴۵؛ قاضی نعمان، شرح الاخبار، ج ۳، ص ۳۷۸؛ مجلسی، بحارالانوار، ج ۵۱، ص ۷۵، حدیث ۳۰؛ متقی ہندی، کنزالعمال، ج ۱۴، حدیث ۳۸۶۶۲۔

۴. ابوداود، سنن، حدیث ۴۲۷۶۔

۵. ترمذی، سنن، حدیث ۲۲۳۰۔

۶. صدوق، کمال الدین، ج ۱، ص ۲۸۶، باب ۲۵، حدیث ۱۔

۷. طبرانی، المعجم الکبیر، حدیث ۱۰۲۱۴، ۱۰۲۱۵، ۱۰۲۱۹، ۱۰۲۲۰، ۱۰۲۲۱، ۱۰۲۲۳، ۱۰۲۲۵، ۱۰۲۲۶۔

۸. ابن کثیر، النہایہ، ص ۲۶۔

۹. ابن اثیر، جامع الاصول، حدیث ۷۸۱۰۔

۱۰. اربلی، کشف الغمہ، ج ۳، ص ۲۷۳۔

۱۱. کنجی شافعی، البیان فی اخبار صاحب الزمان، باب ۱، حدیث ۲-۳۔

۱۲. سیوطی، الحاوی للفتاوی، ج ۲، ص ۷۰۔

۱۳. متقی ہندی، کنزالعمال، حدیث ۳۸۶۵۵ و ۳۸۶۷۰۔

ج: **امام مہدیؑ اور رسول خداؐ کی کنیت کاایک ہونا:** بعض روایتوں میں امام مہدیؑ اور رسول خداؐ کی کنیت کو ایک بتایا گیاہے۔آنخضرت سے منقول ہے:

یَخرُجُ رجلٌ من وُلدی اسمہ کاسمی و کُنیتہَ ککنیتی[۱]۔ ترجمہ: آخری زمانے میں میرا ایک فرزند ظاہر ہوگا جو میرا ہمنام اور ہم کنیت ہوگا۔

اسی طرح آنخضرت ارشاد فرماتے ہیں:

لو لم یَبقَ من الدنیا الّا ساعۃٌ واحدۃٌ لَطوّلَ اللہُ تلک الساعۃ حتی یَخرُجَ رجلٌ من ذُریتی اسمُہ کاسمی و کُنیتہ ککنیتی یَملا الارضَ قسطاً و عدلاً کما مُلئت ظلماً و جوراً [۲]۔ترجمہ: اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی ہوگا تو خدا اسے طولانی بنادے گا تاکہ میرا ایک فرزند ظاہر ہو جو میرا ہمنام اور ہم کنیت ہے اور زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے بھر دے جس طرح ظلم وستم سے بھر چکی ہے۔

د: **امام مہدیؑ کا حضرت علیؑ کی نسل سے ہونا:** شیعہ و سنی دونوں فرقے اس امر پر بھی متفق ہیں کہ امام مہدیؑ حضرت علیؑ کی نسل سے ہیں۔ چند حدیثیں ملاحظہ ہوں:

سیوطی نے طبرانی سے اور انہوں نے عبداللہ بن عمر اور انہوں نے رسول خداؐ سے نقل کیا ہے کہ آنخضرت نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

سَیخرُجُ من صُلبِ ھذا فتیً یَملا الارضَ قسطاً و عدلاً [۳]۔ترجمہ: اس کی نسل سے ایک جوان ظہور کرے گا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔

جوینی شافعی نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا:

"علی بن ابی طالبؑ میری امت کے امام اور ان کے درمیان میرے جانشین ہیں۔ ان کی اولاد میں قائم منتظر ہے جو زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر گئی ہوگی"[۴]۔

شیخ طوسیؒ نے رسول خداؐ سے روایت کی ہے:

---

۱. مقدسی شافعی، عقد الدرر، باب ۲، ص ۵۶۔
۲. مفید، نکت الاعتقادیہ، ص ۴۴؛ ابن ابی جمہور، عوالی اللئالی، ج ۴، ص ۹۱، حدیث ۱۲۵۔
۳. سیوطی، العرف الوردی فی اخبار المہدی، ص ۲۱۹۔
۴. جوینی، فرائد السمطین، ج ۲، ص ۳۲۷، حدیث ۵۸۹۔

فعند ذلک خروجُ المهدی و هو رجلٌ من وُلد هذا و اشار بیده الی علی بن ابی طالب[۱]۔
ترجمہ: اور اس وقت مہدی ظہور کریں گے اور وہ اس کی اولاد میں سے ہے اور ہاتھ سے علی بن ابی طالب کی طرف اشارہ کیا...۔
صدوقؒ نے امام باقرؑ سے روایت کی ہے:
"امیر المومنینؑ نہروان سے واپسی پر کوفہ میں خطبہ دے رہے تھے۔ اسی درمیان یہ خبر ملی کہ معاویہ ان کی برائی کرتا ہے اور ان پر نفرین کرتا ہے اور ان کے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے۔ حضرتؑ نے ایک خطبہ دیا یہاں تک کہ فرمایا: اس امت کا مہدی میری اولاد میں سے ہے"[۲]۔

ہ: **امام مہدیؑ کا جناب فاطمہؑ کی نسل سے ہونا:** اس سلسلے میں بہت سی حدیثیں متقدم اور متاخر کتابوں میں نقل ہوئی ہیں۔ ابن ماجہ نے ام سلمہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے رسول خداؐ سے سنا ہے:
المهدیُ من عترتی من وُلدِ فاطمةَ[۳]۔ ترجمہ: مہدی میری خاندان سے اور فاطمہؑ کی اولاد سے ہے۔
ابی داود نے ام سلمہ[۴] سے اور نعیم بن حماد[۵]، حاکم[۶] اور متقی ہندی[۷] نے بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ شیعہ حدیثوں میں بھی یہ مضمون بیان ہوا ہے۔ کلینی نے امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ جابر بن عبداللہ انصاری سے اس طرح روایت کرتے ہیں:
"میں جناب فاطمہؑ کی خدمت میں پہنچا۔ آپ کے سامنے ایک تختی تھی جس پر آپ کی ذریت سے پیغمبر اسلامؐ کے جانشینوں کا نام تحریر تھا۔ میں نے شمار کیا وہ بارہ لوگ تھے اور سب سے آخر میں قائم کا نام تھا"[۸]۔
شیخ طوسیؒ نے امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے:

---

۱. طوسی، کتاب الغیبۃ، ص ۱۸۵، حدیث ۱۴۴۔
۲. صدوق، معانی الاخبار، ص ۶۱۔
۳. ابن ماجہ، سنن، حدیث ۴۲۷۸۔
۴. ابی داود، سنن، حدیث ۴۰۸۶۔
۵. نعیم بن حماد، الفتن، ص ۳۷۵۔
۶. حاکم نیشاپوری، المستدرک علی الصحیحین، ج ۴، ص ۵۵۷۔
۷. متقی ہندی، کنز العمال، ج ۱۴، ص ۲۶۴، حدیث ۳۸۶۶۲۔
۸. کلینی، اصول کافی، ج ۱، ص ۵۳۲، حدیث ۹۔

المهدی رجل من ولد فاطمه[۱]۔ ترجمہ: مہدی(ع) فاطمہ(س) کی اولاد میں سے ہے۔

و: **امام مہدی(ع) کا پیغمبر اسلامؐ سے مشابہ ہونا:** امام مہدی(ع) رسول خدا(ص) سے مشابہ ہیں۔ جس طرح موعود اسلام رسول خداؐ کے ہمنام ہیں اسی طرح شکل و شمائل اور خلق و خو میں بھی آپ سے مشابہ ہیں اور اس مشابہت میں بھی ایک راز پوشیدہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اسلام کی تبلیغ کا آغاز رسول خداؐ سے ہوا اور اس کی تکمیل بھی آخری زمانے میں ایسے شخص کے ہاتھوں ہوگی جو ہر طرح سے رسول خداؐ سے مشابہ ہوگا۔

پیغمبر اسلامؐ ارشاد فرماتے ہیں:

القائمُ من وُلدی اسمه... و شمائلهُ شمائلی... [۲]۔ ترجمہ: قائم میری اولاد میں سے ہے۔ اس کا نام میرے نام سے مشابہ ہے... اور اس کی شکل و شمائل مجھ سے مشابہ ہے۔

نیز رسول خداؐ سے منقول ہے:

المهدیُ من وُلدی... اشبهُ الناس بی خلقاً و خُلقاً... [۳]۔ ترجمہ: مہدی میرے فرزندوں میں ہے... اور مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہے شکل و شمائل میں اور رفتار و کردار میں... ۔

ابن حبان نے رسول خداؐ سے نقل کیا ہے:

یَخرُجُ رجلٌ من اهل بیتی یُواطی اسمه اسمی و خلقُه خُلقی... [۴]۔ ترجمہ: میرے اہل بیت میں سے ایک شخص ظہور کرے گا جو میرے ہمنام ہوگا اور اس کا کردار مجھ سے مشابہ ہوگا۔

خطیب بغدادی نے پیغمبر اسلامؐ سے روایت کی ہے:

...لاتذهب الایامُ و اللیالی حتی یَسکنَها رجلٌ من عترتی یشبه خَلقُه خَلقی و خُلقُه خُلقی یَملأُ الدنیا قسطاً و عدلاً... [۵]۔ ترجمہ: ... زمانہ ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ میری ذریت سے ایک شخص

---

۱. کلینی، اصول کافی، ج ۱، ص ۵۳۲، حدیث ۹۔

۲. صدوق، کمال الدین، ج ۲، ص ۴۱۵، حدیث ۶ و ص ۲۵۷، حدیث ۲۔

۳. ایضاً، ج ۱، ص ۲۸۶۔

۴. ابن حبان، صحیح، ج ۱۵، ص ۲۳۷، حدیث ۶۸۲۵۔

۵. خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ج ۹، ص ۴۷۱، ش ۱۵۰۱۔

شخص ظاہر ہوگا جس کی شکل و شمائل اور رفتار و کردار مجھ سے مشابہ ہوگا اور وہ دنیا کو قسط و عدل سے بھر دے گا۔

ز: **نورانی چہرہ:** وہ نورانی چہرہ جسے ہم صرف اولیائے الٰہی میں دیکھ سکتے ہیں، اپنی مکمل آب و تاب کے ساتھ مہدی موعود(عج) میں جلوہ افروز ہوگا۔ جوینی نے رسول خداؐ سے روایت کی ہے:

المهدیُّ من وُلدی... کأنَّ وجهه کوکبٌ دُریٌّ...[۱]۔ ترجمہ: مہدی میری اولاد میں سے ہے۔ اس کا چہرہ چمکتے تارے کی طرح ہوگا۔

کنجی شافعی نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے[۲]۔ محقق اربلی نے بھی اسی مضمون کو رسول خداؐ سے نقل کیا ہے:

المهدیُّ من وُلدی... کانه کوکبٌ دُرّیٌّ...[۳]۔ ترجمہ: مہدی میری اولاد میں سے ہے اور اس کا چہرہ چمکتے تارے کی طرح ہوگا۔

ح: **کشادہ پیشانی اور لمبی ناک:** حدیثوں میں امام مہدی کی کشادہ پیشانی اور لمبی ناک کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ صنعانی نے رسول خداؐ سے روایت کی ہے:

ان المهدی اقنی اجلی[۴]۔ ترجمہ: مہدی لمبی ناک اور کشادہ پیشانی والا ہے۔

اسی مضمون کو ابی داود نے اپنی سنن[۵]، حاکم نیشاپوری نے مستدرک[۶]، ابن اثیر نے جامع الاصول[۷]، کنجی شافعی نے البیان فی اخبار صاحب الزمان[۸] اور مناوی نے فیض القدیر[۹] میں نقل کیا ہے۔

---

۱. جوینی، فرائد السمطین، ج ۲، حدیث ۵۶۵، ص ۳۱۴۔

۲. کنجی شافعی، البیان فی اخبار صاحب الزمان، باب ۷، حدیث ۵۰ و مقدسی شافعی، عقد الدرر، ج ۱، ص ۳۸۔

۳. اربلی، کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمۃ، ج ۳، ص ۲۵۹، حدیث ۸؛ راوندی، الخرائج والجرائح، ج ۳، ص ۱۱۰۴، حدیث ۲۴؛ طبری، دلائل الامامۃ، ص ۲۷۳۔

۴. صنعانی، المصنف، حدیث ۲۰۷۷۳۔

۵. ابی داود، سنن، کتاب المهدی، حدیث ۲۴۸۵۔

۶. حاکم نیشاپوری، المستدرک علی الصحیحین، حدیث ۵۵۷۔

۷. ابن اثیر، جامع الاصول، حدیث ۸۱۳۷۔

۸. کنجی شافعی، البیان فی اخبار صاحب الزمان، باب ۸، حدیث ۳۱۔

۹. مناوی، فیض القدیر، حدیث ۹۲۴۴۔

شیعہ روایتوں میں بھی یہی مضمون نقل ہوا ہے۔ نعمانی نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے امام حسینؑ کی طرف نظر کرتے ہوئے فرمایا:

وَ سَیُخرِجُ اللهُ من صُلبه رجلاً باسم نبیکم... و هو رجلٌ اَجَلی الجبین... اقنی الانفِ...[۱]۔

ترجمہ: اللہ تعالی اس کی ذریت سے ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو پیغمبر کے ہمنام ہوگا... اس کی پیشانی کشادہ اور ناک لمبی ہوگی...

ط: گال پر خال: بعض حدیثوں میں صرف رخسار پر تل کا تذکرہ ہے اور دوسری حدیثوں میں داہنے گال پر خال کا تذکرہ ہے۔ شیخ صدوق نے ایک روایت نقل کی ہے:

بخدّه الایمن خالٌ...[۲]۔ ترجمہ: ان کے داہنے رخسار پر تل ہے...

نعمانی نے صرف رخسار پر تل ہونے کو نقل کیا ہے[۳]۔ قطب راوندی نے بھی نقل کیا ہے کہ آپ کے داہنے رخسار پر تل ہے[۴]۔ جوینی نے امام مہدیؑ کی شکل و شمائل کے سلسلے میں رسول خداؐ سے اس حدیث کو نقل کیا:

...فی خده خالٌ اسودُ...[۵]۔ ترجمہ: ان کے رخسار پر کالا تل ہے...

کنجی شافعی نے رسول خداؐ سے نقل کیا ہے:

... فی خده الایمن خالٌ اسودُ...[۶]۔ ترجمہ: مہدی کے داہنے رخسار پر کالا تل ہے...

ی: سامنے کے دانتوں کے درمیان فاصلہ: امام مہدیؑ کی ایک اور خصوصیت جس کو مشترکہ طور پر شیعہ و سنی کتابوں میں نقل کیا گیا ہے وہ آپ کے دانتوں کی وصف ہے۔ نعمانی نے امیر المومنینؑ سے نقل کیا ہے:

هو (المهدی) رجلٌ... افلجُ الثنایا...[۷]۔ ترجمہ: مہدی کے سامنے والے دانتوں کے درمیان

---

۱. نعمانی، غیبت، ص ۲۱۴، حدیث ۲؛ اربلی، کشف الغمة، ج ۳، ص ۲۵۹؛ طبری، دلائل الامامة، ص ۲۵۸؛ بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۴۰، حدیث ۳۹، ص ۱۳۱، حدیث ۲۵؛ ابو عمرو الدانی، سنن، ص ۹۴۔

۲. صدوق، کمال الدین، ج ۲، ص ۴۴۵، حدیث ۱۹؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۴، حدیث ۲۸۔

۳. نعمانی، غیبت، ص ۳۰۴، حدیث ۱۴۔

۴. راوندی، الخرائج والجرائح، ج ۲، ص ۹۵۸۔

۵. جوینی، فرائد السمطین، ج ۲، حدیث ۵۶۵۔

۶. کنجی شافعی، البیان فی اخبار صاحب الزمان، باب ۱۸، حدیث ۵۱ ۔

۷. نعمانی، غیبت، باب ۱۳، ص ۲۱۴، حدیث ۲؛ مجلسی، بحار الانوار، ج ۵۱، ص ۳۹، حدیث ۲۰۔

فاصلہ ہوگا۔

ابو نعیم نے رسول خداؐ سے نقل کیا ہے:

لَیَبعَثَنَّ اللہُ من عترتی رجلاً افرقَ الثنایا...[۱]۔ ترجمہ: اللہ تعالی میری ذریت سے سے ایسے فرد کو بھیجے گا جس کے سامنے والے اوپری دانتوں کے درمیان فاصلہ ہوگا۔

ک: چالیس سال کی عمر میں ظہور: روایتوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدیؑ ایسے سن میں ظہور فرمائیں گے جو جسمانی طور پر انسانی کمال کا سن ہے اور آپ ظاہری سن و سال کے اعتبار سے چالیس سال کی عمر میں ظاہر ہونگے۔ البتہ چالیس سال کے علاوہ بھی بتایا گیا ہے لیکن وہ بھی چالیس کے قریب ہے۔ جوینی نے رسول خداؐ سے نقل کیا ہے:

المھدیُّ من وُلدی ابنُ اربعین سنۃً[۲]

ترجمہ: مہدی میرے فرزندوں میں سے ہیں چالیس سال کی عمر میں

گنجی شافعی نے بھی اسی حدیث کو نقل کیا ہے[۳]۔

قطب راوندی نے نقل کیا ہے:

علامتُہ ان یَکونَ شیخَ السنِّ شابَّ المَنظِرِہ حتی انّ الناظرَ الیہ لَیَحسِبُہ ابن اربعینَ سنۃً او ما دونھا[۴]۔ ترجمہ: ہمارے قائم کے ظہور کی علامت یہ ہے کہ عمر کے لحاظ سے کہن سال لیکن چہرہ سے جوان ہوگا اور دیکھنے والا چالیس سال کا یا اس سے بھی کم سمجھے گا۔

حصہ دوم: ظہور کی کیفیت اور علامات

الف: ظہور کا حتمی ہونا: بہت سی حدیثوں میں اس بات پر تاکید کی گئی ہے کہ ظہور حتمی ہے۔ بعض حدیثوں میں بیان ہوا ہے کہ اگر دنیا کا صرف ایک روز بچا ہوگا تب بھی وہ موعود آئے گا[۵]۔ بعض حدیثوں میں بہت تاکید سے کہا گیا ہے کہ یہ دنیا ختم نہ ہوگی جب تک مہدی موعودؑ ظاہر نہ ہو جائیں[۱]۔

---

۱. منقول از گنجی شافعی، البیان فی اخبار صاحب الزمان، باب ۱۹، ص ۸۳، ح ۵۲۔

۲. جوینی، فرائد السمطین، ج ۲، ص ۵۶۵۔

۳. گنجی شافعی، البیان فی اخبار صاحب الزمان، باب ۸، حدیث ۵۱۔

۴. راوندی، الخرائج و الجرائح، ج ۳، ص ۱۱۷۰؛ بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۸۵، حدیث ۱۶؛ صدوق، کمال الدین، ج ۱، ص ۳۱۵، حدیث ۲۔

۵. ترمذی، صحیح، حدیث ۲۲۳۱؛ ابی داود، سنن، حدیث ۴۲۷۶۔

ترمذی نے رسول خداؐ سے نقل کیا ہے:

لاتذھبُ الدنیا حتی یَملکَ العرب رجلٌ من اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی [۲]۔ ترجمہ: یہ دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے میرا ہمنام ایک شخص عرب پر حاکم ہوگا۔

ترمذی نے اگلی حدیث میں بھی اسی مضمون کو نقل کیا ہے [۳]

ابن ابی شیبہ [۴]، ابی داود [۵]، احمد بن حنبل [۶]، ابن ماجہ [۷] اور طبرانی [۸] نے اسی مضمون کو اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔ اس مضمون کو شیعہ محدثین جیسے کلینی [۹]، طوسی [۱۰] اور طبری [۱۱] نے بھی نقل کیا ہے۔

ب: **محل ظہور:** امام زمانہ (عج) کے محل ظہور، آپ کے خاص اصحاب اور آنحضرت سے لوگوں کی بیعت کے بارے میں کثرت سے حدیثیں نقل ہوئی ہیں۔ ان روایتوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا ظہور مکہ سے ہوگا [۱۲] اور کافی حد تک اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ آپ کعبہ کے قریب ظہور کریں گے۔ رسول خداؐ سے منقول ہے:

فَیاتیه عصاب العراقِ و اَبدالُ الشامِ فیُبایِعونه بینَ الرکنِ و المقام... [۱۳]

ایک گروہ عراق سے اور کچھ بزرگ شام سے مہدی کے پاس آئیں گے اور رکن و مقام کے درمیان ان کی بیعت کریں گے...

---

۱. ابن ابی شیبہ، الکتاب المصنف، حدیث ۱۹۴۸۷۔
۲. ترمذی، الجامع الصحیح، حدیث ۲۲۳۰۔
۳. ایضاً، حدیث ۲۲۳۱۔
۴. ابن ابی شیبہ، الکتاب المصنف، حدیث ۱۹۴۸۷۔
۵. ابی داود، سنن، حدیث ۴۲۸۲-۴۲۸۳۔
۶. احمد بن حنبل، مسند، ج۱، ص۳۷۶-۳۷۷۔
۷. ابن ماجہ، سنن، حدیث ۲۷۷۹۔
۸. طبرانی، المعجم الکبیر، حدیث ۲۱۳و۱۰۲۲۶-۱۰۲۲۷۔
۹. کلینی، اصول کافی، ج۱، ص۳۹۸، حدیث ۲۔
۱۰. طوسی، کتاب الغیبۃ، ص۱۸۵۔
۱۱. طبری، دلائل الامامۃ، ص۲۵۵ و ص۵۴۔
۱۲. ایضاً، ص۲۴۰، نعمانی، غیبت، ص۳۱۳، حدیث ۴ و ص۳۱۵، حدیث ۹؛ علی بن ابراہیم قمی، تفسیر القمی، ج۲، ص۱۲۹، عیاشی، تفسیر، ج۱، ص۶۷، حدیث ۱۱۷، مقدسی شافعی، عقد الدرر، باب ۲، ص۵۶۔
۱۳. نعیم بن حماد، الفتن، حصہ چار، ص۲۴۲، حدیث ۹۵۰۔

علی بن ابراہیم قمی نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے:

گویا میں قائم کو دیکھ رہا ہوں کہ حجرالاسود پر تکیہ کئے ہوئے حق بیان کر رہے ہیں... [۱]۔

مقدسی شافعی نے رسول خداؐ سے نقل کیا ہے:

...يُبايعُ له الناسُ بينَ الركنِ و المقامِ[۲]۔ ترجمہ: مہدی کی رکن و مقام کے درمیان بیعت کی جائے گی۔

ج: ظہور سے قبل امام زمانہ(عج) کا مدینہ میں ظاہر ہونا: جو کچھ بیان ہوا وہ امام کے رسمی ظہور کے سلسلے میں ہے۔ لیکن بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے اس سے پہلے بھی آپ مدینہ میں غیر رسمی طور پر ظاہر ہوں گے پھر مکہ آئیں گے اور رسمی طور پر اپنے ظہور کا اعلان کریں گے۔ اہل سنت کی بعض معتبر کتابوں میں درج ہے:

... مدینہ کا ایک شخص مکہ آئے گا اور مکہ کے کچھ لوگ اس کے ارد گرد جمع ہوں گے ... پھر رکن و مقام کے درمیان ان کی بیعت کریں گے... [۳]

اس طرح کی روایتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسمی قیام سے قبل، آپ مدینہ میں سکونت پذیر ہوں گے اور کچھ لوگ آپ کو مہدی(عج) کے نام سے جانتے بھی ہوں گے۔ پھر فتنہ سفیانی کے ظاہر ہونے کے بعد آپ مدینہ سے مکہ تشریف لے جائیں گے اور اپنے رسمی ظہور کا اعلان کریں گے۔

ان ساری حدیثوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ ان حدیثوں میں اصل موضوع پر ایک طرح کا اتفاق نظر پایا جاتا ہے لیکن بعض جزئی اختلافات بھی موجود ہیں، مثال کے طور پر محل ظہور اور قیام کے آغاز کے بارے میں بعض حدیثوں میں رکن و مقام[۴]، بعض میں حجرالاسود پر تکیہ دینا[۵]، بعض میں زمزم و مقام کے درمیان[۶]، بعض میں حجرالاسود اور در کعبہ کے درمیان[۷]، بعض میں مقام ابراہیم[۸]، بعض میں صرف

---

۱. علی بن ابراہیم قمی، تفسیر القمی، ج ۲، ص ۲۰۴۔
۲. مقدسی شافعی، عقدالدرر، باب ۲، ص ۵۶۔
۳. احمد بن حنبل، مسند، ج ۶، ص ۳۱۶؛ ابی داود، سنن، حدیث ۴۲۸۰؛ مقدسی شافعی، عقدالدرر، باب ۴، ص ۱۰۳-۱۰۴۔
۴. نعیم بن حماد، الفتن، چوتھا حصہ، ص ۲۴۰، حدیث ۹۴۳ و ص ۲۴۲، حدیث ۹۵۰؛ نعمانی، غیبت، ص ۲۷۴، حدیث ۵۵۔
۵. نعمانی، غیبت، ص ۳۱۵، حدیث ۹؛ علی بن ابراہیم قمی، تفسیر قمی، ج ۲، ص ۲۰۴۔
۶. طبری، دلائل الامامہ، ص ۲۴۸۔
۷. راوندی، الخرائج والجرائح، ج ۲، ص ۹۲۴۔
۸. طبری، دلائل الامامہ، ص ۲۴۸۔

صرف مسجد الحرام[1] اور بعض میں صرف مکہ[2] کا نام لیا گیا ہے۔ ان سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ امام زمانہ (ع) کا مکہ میں مسجد الحرام اور کعبہ کے قریب ظہور ہوگا۔

د: **امامؑ کی مدد کے لئے فرشتوں کا ظاہر ہونا:** بے شک امام زمانہ (ع) کی کامیابی میں غیبی امداد کا بڑا اثر ہوگا جس کے بعد ساری پریشانی خود بخود ختم ہوجائیگی۔ فرشتوں کا نزول بھی غیبی امداد کا ایک نمونہ ہے۔ ہزاروں فرشتے امام کی مدد کے لئے نازل ہوں گے لیکن ان کی تعداد کے بارے میں متعدد روایتیں وارد ہوئی ہیں۔ ابو نعیم نے علی بن ابی طالبؑ سے روایت کی ہے:

یَخرُجُ المهدیؑ یَمدُّه الله بثلاثة آلاف من الملائکةِ...[3] ترجمہ: مہدیؑ ظہور کریں گے اللہ تعالی تین ہزار فرشتوں کے ذریعہ ان کی مدد کرے گا...

شیخ صدوق نے امام صادقؑ سے روایت کی ہے:

کأنّی انظرُ الی القائم علی ظهرِ النجفِ... فاذا نَشَرَ رایةَ رسول الله اِنحطَّ الیه ثلاثة عشر الف مَلَکاً و ثلاثة عشر مَلَکاً کلهم یَنتَظِر القائمَ...[4] ترجمہ: گویا میں قائم کو نجف کے سامنے دیکھ رہا رہا ہوں... رسول خداؐ کے علم کو لہراتے وقت ۱۳۰۱۳ فرشتے نازل ہوں گے اور سب مہدی کا انتظار کر رہے ہوں گے۔

امام (ع) کے اصحاب

امام (ع) کے اصحاب کسی خاص قوم سے متعلق نہیں ہیں بلکہ مختلف اقوام اور گروہوں اور پورے دنیا سے ہوں گے۔ وہ لوگ جو امام (ع) کی نصرت کے لئے آئیں گے وہ اقالیم الارض اور عجم، عرب، شام، مصر اور دوسرے ملکوں سے ہوں گے۔ پیغمبر اسلامؐ سے منقول ہے:

ایّها الناس... ولّاکم خیر امة محمد فالحقوا به بمکة فانه المهدی... فیخرج الابدال من الشام و اشباهم و یخرج الیه و النجباء من مصر و عصائب اهل الشرق و اشباههم حتی یاتوا مکة فیبایع له بین الرکن والمقام...[5]

---

۱. طبری، دلائل الامامہ، ص ۲۵۲۔
۲. کلینی، اصول کافی، ج ۱، ص ۲۳۱، ج ۳؛ نعمانی، غیبت، ص ۱۷۹، حدیث ۲۵؛ راوندی، الخرائج والجرائح، ج ۲، ص ۶۹۰، حدیث ۱۔
۳. گنجی شافعی، البیان فی اخبار صاحب الزمان، باب ۱۹، ص ۸۴، حدیث ۵۳؛ مقدسی شافعی، عقد الدرر، باب سوم، ص ۶۴۔
۴. صدوق، کمال الدین، ج ۲، ص ۶۷۱، حدیث ۲۲۔
۵. سیوطی، الحاوی للفتاوی، ص ۹۸؛ مقدسی شافعی، عقد الدرر، ص ۱۲۰ و ۲۰۰؛ نعیم بن حماد، الفتن، ص ۲۴۲، حدیث ۹۵۰۔

ترجمہ: اے لوگوں امت پیغمبرؐ کا بہترین فرد تم پر حاکم ہوگا، پس مکہ میں اس سے ملحق ہو جاو ... وہ مہدی(ع) ہے... شام کے بزرگ اور مصر کے نجباء اور مشرق سے کچھ گروہ مہدی(ع) کے پاس آئیں گے اور مکہ پہنچ کر رکن و مقام کے درمیان ان کی بیعت کریں گے...

ام سلمہ نے پیغمبر اسلامؐ سے نقل کیا ہے:

...فیبایعونه بین الرکن و المقام...فاذا رای الناس ذلک اتاه ابدال الشام عصائب اهل العراق فیبایعونه...[1]

ترجمہ: ...لوگ رکن و مقام کے درمیان مہدی(ع) کی بیعت کریں گے... اور جب لوگ یہ منظر دیکھ رہے ہوں گے تو شام کے کچھ بزرگ اور عراق کے بعض گروہ آنحضرت کی بیعت کریں گے...

یہ مضمون شیعہ منابع میں بھی موجود ہے۔امام محمد باقرؑ نے کوفہ کے کچھ لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

انصارنا غیرکم ما یقوم مع قائمنا من اهل الکوفة الا خمسون رجلاً و ما من بلدة الا و معه منهم طائفة الا اهل البصرة فانه لا یخرج معه منهم انسان[2]

ترجمہ: ہمارے اصحاب تم لوگوں (اہل کوفہ) کے علاوہ ہیں۔ تم میں سے صرف پچاس لوگ ہمارے قائم کی مدد کو آئیں گے۔ بصرہ کے علاوہ کوئی شہر ایسا نہ ہوگا جہاں سے لوگ امام کی مدد کو نہ آئیں۔

غیبی امداد

روایات میں غیبی امداد کی مختلف صورتیں بیان ہوئی ہیں۔ کبھی صرف اللہ تعالی کی نصرت، تو کبھی فرشتوں کے نزول کی بات کہی گئی ہے۔ بعض روایتوں سے ہوا اور بادل کا امام(ع) کی خدمت میں حاضر ہونا ثابت ہوتا ہے۔ بعض روایتوں میں امام(ع) کے اصحاب کے غیر معمولی کارناموں کا ذکر ہے۔

انّ رسول الله ذکر بلاءً یلقاه اهل بیته حتّی یبعث الله رایة من الشرق سوداء- من نصرها نصره الله، و من خذلها خذله الله حتّی یاتوا رجلاً اسمه کاسمی فیولیه امرهم فیؤیده الله و ینصره[3]۔

ترجمہ: اپنے اہل بیت کو پیش آنے والی سختیوں اور مشکلات کو یاد کر کے رسول خداؐ نے فرمایا کہ یہ سختی

---

۱. ابی داود، سنن، حدیث ۴۲۸۶ و ۴۲۸۷؛ صنعانی، المصنف، ج۱۱، ص ۲۰۷۶۹، طبرانی، المعجم الکبیر، ج ۲۳، ص ۳۹۵، حدیث ۶۵۶، مقدس شافعی، عقد الدرر، ص ۱۰۳ و ۱۰۵۔

۲. نعمان بن محمد، شرح اخبار فی فضائل الائمة الاطہار، ج ۳، ص ۳۶۶۔

۳. نعیم بن حماد، الفتن، ص ۲۱۵، حدیث ۸۶۰۔

تب تک رہے گی جب تک ایک سیاہ پرچم مشرق سے ظاہر نہ ہو جائے، جو اس کی مدد کو دوڑے گا اللہ تعالی اس کی مدد کرے گا، اور جو اس کو ذلیل و خوار کرے گا اللہ تعالی اسے ذلیل و خوار کرے گا۔ وہ لوگ ایسے شخص سے ملیں گے جو میرا ہمنام ہوگا اور ان پر حکومت کرے گا اور اللہ تعالی اس کی مدد فرمائے گا۔

امیر المومنینؑ سے منقول ہے:

المهدیّ... یخرج برایة النبی... یمده الله بثلاثة آلاف من الملائکة ...[۱]۔

ترجمہ: حضرت مہدی(ع) رسول خداؐ کے پرچم کے ساتھ ظاہر ہونگیں اور اللہ تعالی تین ہزار فرشتوں سے ان کی مدد کرے گا۔

حضرت علیؑ نے رسول خداؐ سے روایت کی ہے:

....فنودیت یا محمد هولاء اوصیائی و احبائی... و لاطهّرنّ الارض بآخرهم من اعدائی... و لاسخّرنّ له الریاح و لاذلّلنّ له السحاب... و لانصرنّه بجندی لامدّنّه بملائکتی...[۲]۔

ترجمہ: مجھ سے خطاب ہوا اے محمد! یہ لوگ (بارہ امام) میرے وصی اور دوست ہیں... ان میں سے آخری کے ذریعہ میں زمین کو دشمنوں سے پاک کروں گا... ہوا اور بادل کو اس کے قبضہ میں دوں گا ... اپنے لشکر سے اس کی مدد کروں گا اور اپنے فرشتوں کے ذریعہ اس کی امداد کروں گا۔

امام محمد باقرؑ سے منقول ہے:

... ویبعث (القائم) جُنداً الی القسطنطنیة فاذا بلغوا الخلیج کتبوا علی اقدامهم شیئاً ومشوا علی الماء ...[۳]۔

ترجمہ: امام مہدی(ع) قسطنطنیہ کی طرف ایک لشکر روانہ کریں گے، جب وہ دریا کے قریب پہونچیں گے تو اپنے پیروں پر کچھ لکھ کر پانی پر چلنے لگیں گے...

ان حدیثوں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ امام مہدی(ع) اور ان کے اصحاب پر اللہ تعالی اپنی خاص امداد نازل کرے گا جس کے ذریعہ آپ پوری دنیا کی طاقتوں پر فتح پائیں گے۔

---

۱. نعیم بن حماد، الفتن، ص ۲۵۹، حدیث ۱۰۱۴، مقدس شافعی، عقد الدرر فی اخبار المنتظر، ص ۶۴، گنجی شافعی، البیان فی اخبار صاحب الزمان، ص ۸۴، حدیث ۵۳۔

۲. صدوق، عیون اخبار الرضا، ج۱، ص ۲۶۲، حدیث ۲۲، صدوق، علل الشرائع، ج۱، ص ۵، حدیث ۱۔

۳. ایضاً۔

آپ کے اصحاب کی تعداد

امام(ع) کے اصحاب کی تعداد جنگ بدر میں رسول خداؐ کے اصحاب کی تعداد کے برابر یعنی ۳۱۳ ہے اور یہ مضمون شیعہ وسنی حدیثوں میں نقل ہوا ہے۔ام سلمہ سے منقول ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا:

یُبایع لرجل بین الرکن والمقام عدۃ اہل بدر فیاتیہ عصائب اہل العراق وابدال اہل الشام[1]

ترجمہ: رکن و مقام کے درمیان ایک شخص سے بیعت کی جائے گی۔بیعت کرنے والوں کی تعداد جنگ بدر میں شریک ہونے والوں کے برابر ہے۔پھر عراق کے کچھ گروہ اور شام کے بزرگ اس کے پاس آئیں گے... ۔

اس حدیث میں ظہور کے وقت امام(ع) کے اصحاب کی تعداد جنگ بدر کے مجاہدین کی تعداد کے برابر یعنی ۳۱۳ بتائی گئی ہے۔اہل سنت کی بعض دوسری حدیثوں میں بھی اسی طریقے سے امام کے اصحاب کی تعداد بتائی گئی ہے[2]۔امیر المومنینؑ سے منقول ہے:

...فیجمع الله عزوجل اصحابه علی عدد اصحاب بدرو علی عدد اصحاب طالوت ثلاث مائة عشر رجلاً...[3]۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جنگ بدر کے مجاہدین اور اصحاب طالوت کی تعداد کے برابر ۳۱۳ افراد کو جمع کرے گا۔

امام باقرؑ سے منقول ہے:

اصحاب القائم ثلاث مائة و ثلاثة عشر رجلاً[4]۔ ترجمہ: قائم کے اصحاب ۳۱۳ لوگ ہیں۔

دوسری حدیث میں مسجد مکہ کو ان لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ بتائی گئی ہے۔

امام صادقؑ ارشاد فرماتے ہیں:

سیاتی فی مسجدکم ثلاث مائة و ثلاثة عشر رجلاً یعنی مسجد مکة...[5]

ترجمہ: تمہاری مسجد (مکہ) میں ۳۱۳ لوگ جمع ہوں گے...

---

۱. سیوطی، الحاوی، للفتاوی، ج ۲، ص ۷۳۔

۲. مقدسی شافعی، عقد الدرر، حدیث ۹۱، ۱۶۶ و ۱۷۵، نعیم بن حماد، الفتن، ص ۲۳۹، حدیث ۹۳۹۔

۳. مقدسی شافعی، عقد الدرر، ص ۱۳۲، نعیم بن حماد، الفتن، ص ۲۴۱، حدیث ۱۴۸، سیوطی، الحاوی للفتاوی، ج ۲، ص ۹۱۔

۴. نعمانی، غیبت، ص ۳۱۳، حدیث ۴ و ۵ و ۶۔

۵. صدوق، کمال الدین، ج ۲، ص ۶۷۱، حدیث ۱۹۔

البتہ دوسری روایتوں میں امام^(ع) کے اصحاب کی تعداد دس ہزار[۱] یا پندرہ ہزار[۲] بتائی گئی ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ حدیثیں ایک دوسرے سے متعارض ہیں بلکہ اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ ۳۱۳ لوگ وہ لوگ ہیں جو امام^(ع) کے ظہور کے منتظر تھے اور جن کے جمع ہونے سے تحریک کا آغاز ہوگا۔ پھر ظہور کی خبر پھیلنے سے دس یا پندرہ ہزار لوگ اور جمع ہوں گے جو اس تحریک کے بنیادی افراد ہوں گے۔ ان کے جمع ہونے کے بعد حجاز سے دشمنوں کے خاتمہ کا سلسلہ شروع ہوگا اور پوری دنیا سے لوگ اس تحریک سے جڑیں گے۔

امام صادقؑ ارشاد فرماتے ہیں:

...و قد وافاه ثلاث مائة و بضعة عشر رجلاً فيبايعون و يقيم بمكة حتى يتمَّ اصحابه عشرة آلاف نفس ثم يسير منها المدينة[۳]

ترجمہ: ۳۱۳ لوگ آپ کی بیعت کریں گے اور آپ دس ہزار کی تعداد مکمل ہونے تک مکہ میں رہیں گے پھر مدینہ کی طرف روانہ ہوں گے۔

امام صادقؑ نے ایک شخص کے جواب میں جو سمجھتا تھا کہ امام مہدی^(ع) اپنے تھوڑے سے اصحاب کے ساتھ قیام کریں گے فرمایا: مہدی^(ع) کا ظہور کچھ شرائط کے فراہم ہونے سے وابستہ ہے۔

عن ابی بصیر قال سال رجل من اهل الكوفة اباعبدالله كم يخرج مع القائم. فانهم يقولون انه يخرج معه مثل عدد اهل بدر ثلاث مائة و ثلاثة عشر رجلاً.قال و ما يخرج الا فى اولى القوة وما يكون اولو القوة اقلّ من عشرين آلاف[۴]۔

ترجمہ: کوفہ کے کسی شخص نے امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا: قائم کے اصحاب کی تعداد کیا ہے۔ لوگ کہتے ہیں جنگ بدر کے مجاہدین کی تعداد کے برابر یعنی ۳۱۳ سے زیادہ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا مہدی^(ع) طاقتور افراد کے ہمراہی کے بغیر قیام نہ کریں گے اور ان کی تعداد بیس ہزار سے کم نہ ہو گی۔

---

۱. عیاشی، تفسیر عیاشی، ج۱، ص ۱۳۴، حدیث ۴۴۴۔
۲. ابن طاوس، الملاحم و الفتن، ص ۱۳۸، حدیث ۱۵۸۔
۳. مفید، الارشاد فی معرفۃ حجج اللہ علی العباد، ج۱۱، ص ۳۸۳۔
۴. صدوق، کمال الدین، ج ۲، ص ۶۵۴۔

روایتوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۳۱۳ کی یہ تعداد امام کے کمانڈروں اور وزیروں کی تعداد ہے جن کو حکومت اور لوگوں کی ہدایت کے لئے دور دراز علاقوں میں بھیجا جائے گا۔

امام صادقؑ سے منقول ہے:

کانی انظر الی القائم علی منبر الکوفة و حوله اصحابه ثلاث مائة و ثلاثة عشر رجلاً عدة اهل بدر و هم اصحاب الالویه و هم حکام الله فی ارضه...[1]

ترجمہ: گویا میں قائم کو منبر کوفہ پر دیکھ رہا ہوں جن کے ارد گرد ان کے ۳۱۳ صحابی موجود ہیں۔ وہ لوگ لشکر کے پرچمدار اور زمین پر اللہ کے کار گزار ہیں۔

امام(ع) کے اصحاب کی طاقت

امام مہدی(ع) کے ساتھی دلیر، بہادر اور شیر دل ہوں گے جو دشمن کی کثرت سے خوف نہیں کھائیں گے۔ ان کی قوت ارادی اور بہادری ان کو میدان جنگ تک لے آئے گی۔ محمد بن حنفیہؒ کہتے ہیں ایک شخص نے حضرت علیؑ سے امام مہدی(ع) کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

...فیجمع الله تعالی له قوماً قزعاً کقزع السحاب یولف الله بین قلوبهم فلا یستوحشون الی احد و لا یفرحون باحدٍ دخل فیهم...[2]

ترجمہ: اللہ تعالی ایک گروہ کو اس کے لئے جمع کرے گا جس طرح بادل کے ٹکڑے جمع ہوتے ہیں۔ ان کے دلوں کو ایک دوسرے سے جوڑ دے گا۔ ان کو کسی چیز کا خوف نہ ہوگا اور اپنے گروہ میں اضافہ سے وہ خوشحال نہ ہوں گے۔

امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں:

کانی انظر الیهم مصعدین من نجف الکوفة ثلاث مائة و بضعة عشر رجلاً کانّ قلوبهم زبر الحدید... یسیر الرعب امامه شهراً و خلفه شهراً[3] -

---

۱. ایضاً، ص ۶۷۳۔

۲. مقدسی، شافعی، عقد الدرر فی اخبار المنتظر، ص ۹۱۔

۳. مجلسی، بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۳۴۲۔

ترجمہ: گویا میں دیکھ رہا ہوں تین سو اور کچھ لوگ کوفہ کی بلندیوں پر کھڑے ہیں۔ ان کے دل لوہے کے ہیں اور ان کے سامنے اور پشت سے ان کے دشمنوں کے دلوں پر خوف طاری ہو گا۔

امام سجادؑ سے منقول ہے:

اذا قام القائم اذهب الله عن كل مومن العاهة و رد اليه قوته[۱]-

ترجمہ: جب قائم قیام کرے گا تو اللہ تعالی بیماری کو مومنوں سے دور کردے گا اور ان کو طاقت و قوت عطا کرے گا۔

نیز آپ نے فرمایا:

اذا قام قائمنا اذهب الله عز وجل من شيعتنا العاهة وجعل قلوبهم كزبر الحديد وجعل قوة الرجل منهم قوة اربعين رجلا[۲]-

ترجمہ: جب ہمارا قائم قیام کرے گا تو اللہ تعالی ہمارے شیعوں سے بیماریوں کو دور کردے گا اور ان کے دلوں کو لوہے کے ٹکڑے کی طرح مضبوط بنادے گا اور ہر ایک کو چالیس لوگوں کی طاقت عطا کرے گا۔

عیاشی نے امام باقرؑ سے نقل کیا ہے:

انّ الملائكة الذين نَصروا محمدا يومَ بدر في الارض ما صَعدوا بعد و لا يصعدون حتّى ينصروا صاحب هذا الامر وهم خمسةُ آلاف[۳]-

ترجمہ: جنگ بدر میں نبیؐ کی مدد کرنے والے فرشتے اب بھی زمین پر ہیں اور وہ آسمان پر نہ جائیں گے جب تک صاحب الامر (عج) کی مدد نہ کرلیں اور ان کی تعداد پانچ ہزار ہے۔

بعض حدیثوں میں جبرئیل کا نام بھی لیا گیا ہے۔ امام صادقؑ سے منقول ہے:

كاني انظرُ الى القائمِ على نجف الكوفة... معه راية رسولِ الله ياتيه بها جبرئيل...[۴]-

ترجمہ: گویا میں کوفہ کی بلندیوں پر قائم (عج) کو دیکھ رہا ہوں جن کے ساتھ رسول خداؐ کا علم ہے اور جبرئیل اسے ان کے لئے لائیں گے۔

---

۱. نعمانی، غیبت، ص ۳۱۷، حدیث ۲۔
۲. نعمانی، غیبت، ص ۳۱۰، حدیث ۵۔
۳. عیاشی، تفسیر عیاشی، ج ۱، ص ۱۹۷، حدیث ۱۳۸۔
۴. نعمانی، غیبت، ص ۳۰۹، حدیث ۴؛ طبری، دلائل الامامۃ، ص ۲۵۲۔

ہ: ظہور کے وقت کے سماجی حالات: ظہور سے قبل معاشرہ میں پیش آنے والی تبدلیاں اور بدلاو کو حدیثوں میں مختلف طریقوں سے بیان کیا گیا ہے۔ اس مقالہ میں ہمارا مقصد ان حالات کا مکمل طور پر جائزہ لینا نہیں ہے بلکہ ہم صرف ان احادیث کی مشترکہ باتیں کو معلوم کرنا چاہتے ہیں:

ابن ابی شیبہ نے پیغمبر اسلامؐ سے نقل کیا ہے:

یخرُجُ رَجُل من اهل بیتی عند انقطاع من الزمان... [1]۔

ترجمہ: میری ذریت سے ایک شخص اس وقت ظہور کرے گا جب لوگوں میں مایوسی اور ناامیدی ہو گی۔

اسی حدیث کو ہیثمی [2] اور گنجی شافعی [3] نے بھی نقل کیا ہے۔

داود ابن کثیر الرقی کہتے ہیں کہ میں نے امام صادقؑ سے عرض کیا: یہ موضوع (ظہور) ہمارے لئے طولانی ہو گیا یہاں تک کہ ہمارے سینے تنگ ہو گئے...

امامؑ نے فرمایا:

ان هذا الامر آیس مایکون منه... ینادی مناد من السماء باسم القائم... [4]۔

ترجمہ: جب ہمارے فرج سے ناامیدی حد سے بڑھ جائے گی تو منادی آسمان سے ہمارے قائم کو پکارے گا۔

پیغمبر اسلامؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا:

"اے علی! مہدی کا ظہور اس وقت ہو گا جب شہروں کی حالت دگرگوں ہو جائے گی، اللہ کے بندے کمزور اور ظہور مہدی سے مایوس ہو جائیں گے، اس وقت مہدی کا ظہور ہو گا جو میرے فرزندوں میں سے ہے" [5]۔

ابو حمزہ ثمالیؒ نے امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے:

...فخروجه اذا خَرَج عند الیاسِ والقنوطِ من ان یَروا فرجاً... [6]

ترجمہ: فرج سے ناامیدی کے بعد مہدی کا ظہور ہو گا۔

---

۱. ابن ابی شیبہ، الکتاب المصنف، ج ۷، ص ۱۴۱۶، حدیث ۵۱۲۔

۲. ہیثمی، مجمع الزوائد و منبع الفوائد، ج ۷، ص ۶۱۱، حدیث ۱۲۳۹۴۔

۳. گنجی شافعی، البیان فی اخبار صاحب الزمان، باب ۱۰، ص ۶۳، حدیث ۴۸۔

۴. نعمانی، غیبت، ص ۱۶۸، حدیث ۲۹۔

۵. قندوزی، ینابیع المودة، ص ۵۲۸۔

۶. نعمانی، غیبت، ص ۲۵۴، ص ۵۲۸۔

صنعانی نے پیغمبر اسلامؐ سے نقل کیا ہے:

بلاء یصیب ھذہ الامۃ حتی لایجد الرجل ملجأً یلجأ الیہ من الظلم فیبعث اللہ رجلا من عترتی اہل بیتی...[1]

ترجمہ: یہ امت ایسی بلاء میں ہو گی جس سے بچنے کے لئے کوئی پناہ گاہ نہ ہو گی اور پھر اللہ تعالیٰ میرے خاندان سے کسی فرد کو بھیجے گا۔

ظہور سے قبل کی ایک اور علامت، ظلم و ستم کا بڑھ جانا ہے۔ یہ بات اتنی مشہور ہے کہ شاید ہی کوئی ایسی حدیث ہو جس میں اس بات کا تذکرہ نہ ہو۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں:

لتملان الارض ظلماً وجورا. . .ثم لتملان بعد ذلک قسطاً وعدلا کما ملئت ظلماً وجوراً[2]

ترجمہ: زمین ظلم و ستم سے بھر جائے گی اور پھر زمین عدل وداد سے بھر جائے گی جس طرح ظلم سے بھر گئی تھی۔

حصہ سوم: علائم ظہور

دینی منابع میں بہت سارے طبعی اور غیر طبعی واقعات اور سماجی اور سیاسی تبدیلیوں کو علائم ظہور کے عنوان سے جانا گیا ہے۔ ماضی کے بہت سے شیعہ محدثین جیسے شیخ کلینی، نعمانی، شیخ مفید، شیخ طوسی اور بعض متاخر محدثین اور معاصر علماء نے تفصیل کے ساتھ علائم ظہور کے سلسلے میں گفتگو کی ہے[3]۔ بہت سے سنی علما جیسے ابن حماد، مقدسی شافعی، ابن حجر ہیتمی، حسام الدین ہندی اور سیوطی نے امام مہدی(ع) کے علائم ظہور کو اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔ لیکن واضح رہے کہ ان علامتوں کی درستگی اور اعتبار برابر نہیں ہے۔ بعض علامتیں صرف علائم ظہور ہیں اور بعض دوسری ظہور اور قیامت کے برپا ہونے کی علامت ہیں۔ بعض کلی علائم ہیں اور بعض جزئی ہیں۔ اس لحاظ سے یہ طے کرنا مشکل ہے کہ ظہور کی کتنی علامتیں ہیں لیکن اس سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اس طرح کی حدیثوں کی کثرت سے ثابت ہوتا ہے کہ امام مہدی(ع) کے ظہور سے قبل اور اس کے ساتھ ایسے واقعات رونما ہوں گے جن کی پہچان اور شناخت سے جھوٹے دعویداروں کو پہچانا جاسکتا ہے۔

---

۱. صنعانی، المصنف، حدیث ۲۰۷۷۰۔

۲. المصنف، ۲۰۷۶۷۔

۳. علائم ظہور کے موضوع پر بہت ساری کتابیں تحریر کی گئی ہیں اور شاید سب سے تفصیلی کتاب سید حسن میر جہانی کی کتاب "نوائب الدھور فی علائم الظھور" ہے جو دو ضخیم جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔

ظہور کی علامتوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: حتمی اور غیر حتمی۔ حتمی علامتوں سے مراد وہ علامتیں ہیں جن کا بغیر کسی قید و شرط کے رونما ہونا لازمی ہے یعنی جب تک یہ علامتیں ظاہر نہ ہوں گی امام مہدی(ع) کا ظہور نہیں ہوگا۔ان علائم کے رونما ہونے سے قبل اگر کوئی شخص ظہور کا دعوی کرتا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔

غیر حتمی علامتوں سے مراد ایسی علامتیں ہیں جو کسی دوسرے امر سے وابستہ ہیں جن کے رونما ہونے سے یہ علائم ظاہر ہوں گے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ غیر حتمی علامتیں ظاہر ہوں یا نہ ہوں، امام زمانہ(ع) کا ظہور ہو سکتا ہے۔ حمران بن اعین نے امام باقرؑ سے سورہ انعام کی اس آیت ثُمَّ قَضٰى اَجَلاً وَ اَجَلٌ مُّسَمًّى عِنۡدَهُ کی تفسیر دریافت کی:

امامؑ نے فرمایا:

"اجل دو طرح کی ہے۔ محتوم اور موقوف۔ حماد نے دریافت کیا محتوم کیا ہے ؟ فرمایا: وہ اجل جس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ حماد نے پھر دریافت کیا: موقوف کیا ہے؟۔ فرمایا: وہ اجل جس میں پروردگار کی مشیت ہے۔ حمران نے کہا مجھے امید ہے سفیانی دوسرے قسم سے ہو۔ امامؑ نے فرمایا: نہیں خدا کی قسم وہ حتمی ہے"[1]۔

ہم یہاں پر ان علائم پر بحث کریں گے جنھیں شیعہ و سنی دونوں فرقوں نے روایت کی ہے:

الف: ندائے آسمانی: اس سے مراد وہ آواز ہے جسے ظہور کے وقت سبھی لوگ آسمان سے سنیں گے۔ روایتوں میں اسے مختلف تعبیروں سے بیان کیا گیا ہے لیکن ان سب کا مطلب یہی ہے کہ ایسی آواز جو امام مہدی(ع) کے ظہور کی خبر کو دنیا والوں تک پہنچائے گی۔ اس سلسلے میں کثرت سے روایات وارد ہوئی ہیں۔ زیادہ تر شیعہ احادیث اسے ظہور کے حتمی علائم میں سے مانتی ہیں۔ نعمانی نے امام صادقؑ سے روایت کی ہے:

النداء من المحتوم...[2] ترجمہ: ندائے آسمانی حتمی علامتوں میں سے ہے۔

بعض دوسری روایتوں میں اس ندائے آسمانی کا مضمون بھی بتایا گیا ہے۔ یہ مضامین اگرچہ مختلف ہیں لیکن ان سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ اس ندائے آسمانی میں یہ سارے مضامین شامل ہو سکتے ہیں۔ نعیم بن حماد نے رسول خداؐ سے روایت کی ہے:

---

۱. نعمانی، غیبت، ص ۳۰۱، حدیث ۵۔

۲. ایضاً، حدیث ۱۱۔

فی المحرّم یُنادی مناد من السماء الا انّ صفوۃ اللہ من خَلقه فلانٌ فاستمعوا له و اطیعوه... [۱]۔

ترجمہ: ماہ محرم میں آسمان سے ایک ندا آئے گی کہ اللہ تعالی کا برگزیدہ بندہ فلاں ہے، اس کی باتوں کو سنو اور اس کی اطاعت کرو۔

ابن المنادی نے حضرت علیؑ سے نقل کیا ہے:

"اور جب ندا دینے والا آسمان سے ندا دے گا کہ حق، آل محمدؐ میں ہے اسی وقت مہدی(ع) کا ظہور ہوگا" [۲]۔

نعمانی نے اس ندائے آسمانی کے بارے میں امام محمد باقرؑ سے نقل کیا ہے:

"...اور جب منادی مہدی(ع) کے نام سے ندا کرے گا تو مشرق و مغرب کے تمام باشندے اس آواز کو سنیں گے اور ہر سویا ہوا آدمی بیدار ہو جائے گا اور کھڑا ہوا انسان بیٹھ جائے گا اور کوئی بیٹھا ہوا شخص نہ ہوگا جو اس آواز کے خوف سے کھڑا نہ ہو جائے..." [۳]۔

نعمانی اسی حدیث میں بتاتے ہے کہ یہ ندا روز جمعہ کو دی جائے گی اور آگے کہتے ہیں:

...یُنادی باسمِ القائم و اسمِ ابیه... [۴]۔

ترجمہ: یہ ندا مہدی(ع) اور ان کے والد کے نام سے دی جائے گی۔

شیخ طوسی نے اس ندا کے سلسلے میں اس طرح روایت کی ہے:

یُنادی مناد من السماءِ اول النهار یَسمعه كلُّ قوم بالسنتهم الا ان الحق فی علی و شیعته [۵]۔

ترجمہ: منادی دن کے پہلے پہر میں آسمان سے ندا دے گا جس کو ہر طائفہ اور گروہ اپنی زبان میں سنے گا اور وہ ندا یہ ہے: آگاہ ہو جاؤ علیؑ اور اس کی پیروی کرنے والے حق کے ساتھ ہیں۔

ان احادیث میں اگرچہ بعض موارد میں اختلاف ہیں لیکن مجموعی طور پر ان سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے:

۱. یہ ندا ظہور کی حتمی علامتوں میں سے ایک ہے اور بعض روایتوں میں اس کی طرف اشارہ بھی ہوا ہے۔

---

۱. نعیم بن حماد، الفتن، ص ۲۳٦، حدیث ۹۳۱، مقدسی شافعی، عقد الدرر، باب ۴، فصل ۳، ص ۱۴۱۔

۲. ابن المنادی، الملاحم، ص ۱۹٦، حدیث ۱۴۳۔

۳. نعمانی، غیبت، ص ۲۵۳، حدیث ۱۳ و ص ۲۵۷، حدیث ۱۴۔

۴. ایضاً، ص ۲۵۷، حدیث ۱۵۔

۵. طوسی، کتاب الغیبۃ، ص ۴۳۵۔

۲. اس ندا کے ذریعہ لوگوں کو حق اور مہدی(ع) کی حمایت کی دعوت دی جائے گی۔
۳. یہ ندا آسمان سے آئے گی اور مشرق و مغرب میں سبھی لوگ اسے سنیں گے۔

ب: **سفیانی کا خروج:** امام مہدی(ع) کے ظہور کی ایک اہم نشانی سفیانی کا خروج ہے جس کے سلسلے بہت ساری روایتیں دستیاب ہیں۔ سفیانی شام کے علاقے سے خروج کرے گا اور مکر و فریب کے ذریعے بہت سے لوگوں کو اپنے پاس جمع کر کے شام و فلسطین سمیت بہت سارے اسلامی علاقوں پر قبضہ کر لے گا۔ امام زمانہ(ع) کے ظہور کی خبر ملتے ہی وہ ایک بڑی فوج کو آپ سے جنگ کرنے کے لئے روانہ کرے گا اور بیداء کے علاقہ میں جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے، امام(ع) کی فوج سے جنگ کرے گا۔ اللہ تعالی کے حکم سے اس کے سارے سپاہی سوائے چند لوگوں کے زمین میں دھنس جائیں گے[1]۔

بعض شیعہ حدیثوں میں سفیانی کے خروج کے حتمی ہونے پر تاکید کی گئی ہے[2]۔ اہل سنت کی حدیثوں میں بھی اس امر کی طرف مختلف انداز میں اشارہ ملتا ہے بلکہ ان کی بعض روایتوں میں سفیانی کا نام لئے بنا اس کے انجام کی طرف اشارہ کیا گیا ہے:

... فیُبعثُ الیه بعثٌ فاذا کانوا ببیداءَ من الارضِ خَسَفَ بهم[3]۔ ترجمہ: ...ایک گروہ حملہ کرے گا اور مکہ و مدینہ کے درمیان بیداء کے علاقے میں زمین میں دھنس جائے گا۔

بعض روایتوں میں سفیانی کے نام کی تصریح کی گئی ہے اور اس سے متعلق بعض واقعات کی طرف اشارہ بھی کیا گیا ہے لیکن اسے امام زمانہ(ع) کے ظہور کی علامتوں میں شمار نہیں کیا گیا ہے۔ بعض دوسری روایتوں میں اسے امام(ع) کے ظہور کی علامتوں میں شمار کیا گیا ہے۔

علامةُ خروجِ المهدیّ خَسفٌ یکونُ بالبیداءِ بجیشٍ فهو علامةُ خروجِه[4]۔

ترجمہ: اور جب بیداء میں ایک لشکر زمین میں دھنس جائے تو یہ مہدی(ع) کے ظہور کی علامت ہے۔

---

۱. متقی ہندی، کنز العمال، ج ۱۴، حدیث ۳۸۶۹۷-۳۸۶۹۸، مقدسی شافعی، عقد الدرر، باب ۴، دوسری فصل۔
۲. نعمانی، الغیبۃ، ص ۲۵۷، حدیث ۱۵ و ص ۲۶۴، حدیث ۲۶؛ صدوق، کمال الدین، ج ۲، ص ۶۵۰، حدیث ۵، طوسی؛ کتاب الغیبہ، ص ۴۳۵۔
۳. مسلم نیشاپوری، صحیح، ج ۴، حدیث ۲۸۸۲ و ۲۸۸۴؛ احمد بن حنبل، مسند، ج ۶، ص ۲۹۰، ۳۲۶ و ۳۳۶۔
۴. نعیم بن حماد، الفتن، باب ۴۱، حدیث ۸۸۷؛ متقی ہندی، کنز العمال، ج ۱۴، حدیث ۳۹۶۶۹۔

اہل سنت کے روائی منابع میں اس طرح کی روایتیں کثرت سے موجود ہیں لیکن اس کے باوجود بڑے تعجب کی بات ہے کہ مہدویت کے موضوع پر تحقیق کرنے والی ایک اہم شخصیت، علائم ظہور کے سلسلے میں رقمطراز ہے:

"سفیانی کے سلسلے میں صرف شیعہ کتابوں میں کچھ روایتیں نقل ہوئی ہیں اور اہل سنت کے منابع میں کوئی روایت موجود نہیں ہے"[۱]۔

اے کاش انہوں نے اہل سنت کی بعض کتابوں کے صرف ابواب کا مطالعہ کرلیا ہوتا تو اس طرح سے اظہار نظر نہ کرتے۔ کتاب عقد الدرر فی اخبار المنتظر کی چوتھی فصل میں "فی الخسف بالبیداء و حدیثِ السفیانی" کے عنوان سے ایک باب موجود ہے جس میں مختلف منابع سے دسیوں روایتیں نقل کی گئی ہیں۔ آیت اللہ صافی گلپائیگانی اپنی کتاب منتخب الاثر کے چھٹے باب میں سفیانی کے خروج کا ذکر کرتے ہوئے کئی روایتیں نقل کی ہیں۔

جیسا کہ پہلے بھی اشارہ کیا جاچکا ہے کہ شیعہ منابع میں سفیانی کے خروج کے سلسلے میں کئی روایتیں نقل ہوئی ہیں۔ امام محمد باقرؑ سے منقول ہے:

...لا واللہِ انه لمِنَ المحتومِ... [۲]ترجمہ: خدا کی قسم! سفیانی کا ظہور ایک حتمی علامت ہے۔

اسی طرح امام صادقؑ سے منقول ہے:

انَّ امرَ السفیانی من الامر المحتوم... [۳]ترجمہ: سفیانی کا خروج ایک حتمی نشانی ہے۔

ان ہی حضرت سے منقول ہے:

مہدی(عج) کے ظہور سے قبل پانچ علامتیں ظاہر ہوں گی جن میں سے ایک سفیانی کا خروج ہے[۴]۔

اس سلسلے میں نقل ہونے والی حدیثیں اتنی زیادہ ہیں کہ کچھ لوگوں نے ان کے متواتر ہونے کا دعوی کیا ہے۔ بیداء کے علاقہ میں سفیانی کے زمین میں دھنس جانے کے حوالے سے شیعہ و سنی دونوں فرقوں میں روایتیں

---

۱. صدر، تاریخ الغیبۃ الکبری، ص ۵۱۷۔

۲. نعمانی، الغیبۃ، ص ۳۰۱، حدیث ۵۔

۳. صدوق، کمال الدین، ج ۲ ص ۶۵۰، حدیث ۵۔

۴. ایضاً، حدیث ۷؛ طوسی، غیبت، ص ۴۳۵۔

نقل ہوئی ہیں۔ صنعانی[1]، نعیم بن حماد[2]، مسلم[3]، ابن ماجہ[4]، مقدسی شافعی[5] اور متقی ہندی[6] نے اپنی کتابوں میں میں کثرت سے حدیثیں نقل کی ہیں۔

شیعہ محدثین میں علی بن ابراہیم قمی[7]، عیاشی[8]، کلینی[9]، نعمانی[10]، صدوق[11] اور شیخ طوسی[12] نے اپنی کتابوں کتابوں میں اسے نقل کیا ہے۔ آیت اللہ صافی گلپائیگانی اس علامت اور اس سے متعلق روایات کو نقل کرنے کے بعد تحریر کرتے ہیں:

"یہ روایتیں تواتر کی حد تک پہنچ گئی ہیں"[13]۔

بعض روایتوں میں اس کے حتمی ہونے پر تاکید کی گئی ہے۔ امام محمد باقرؑ سے منقول ہے:

...و خَسفُ البیداء من المحتوم...[14] ترجمہ: بیداء میں خسف ایک حتمی علامت ہے۔

د: **خراسان سے سیاہ پرچموں کا ظاہر ہونا:** یہ واقعہ شیعہ اور سنی دونوں فرقوں میں علائم ظہور میں شمار کیا گیا ہے۔ خراسان سے سیاہ پرچموں کا ظاہر ہونا، ایک عظیم انقلاب کی علامت ہے اور اس میں موجود افراد امام مہدی(عج) کے حامیوں میں شمار ہوں گے۔ احمد بن حنبل نے رسول خدا سے نقل کیا ہے:

اذا رایتم الرایاتِ السودَ قد جائت من قِبَلِ خراسانَ فاتوھا فانَّ فیھا خلیفةَ اللهِ المھدیّ[15]۔

---

۱. صنعانی، المصنف، ج۱۱، حدیث ۲۰۷۶۹۔

۲. نعیم بن حماد، الفتن، جزء پنجم۔

۳. مسلم نیشاپوری، صحیح مسلم، ج۴، حدیث ۲۸۸۲-۲۸۸۳۔

۴. ابن ماجہ، سنن، حدیث ۴۰۶۳-۴۰۶۴۔

۵. مقدسی شافعی، عقد الدرر، باب ۴، دوسری فصل۔

۶. متقی ہندی، البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان، باب ۴۔

۷. علی بن ابراہیم قمی، تفسیر القمی، ج۲، ص۲۰۵۔

۸. عیاشی، تفسیر عیاشی، ج۱، ص۶۴، حدیث ۱۱۷ و ص۲۴۴، حدیث ۱۴۴۔

۹. کلینی، اصول کافی؛ ج۸، ص۳۱۰، حدیث ۴۸۳۔

۱۰. نعمانی، الغیبة، ص۲۷۹، حدیث ۶۷۔

۱۱. صدوق، کمال الدین، ج۲، ص۶۴۹، حدیث ۱۔

۱۲. طوسی، کتاب الغیبة، ص۴۳۶۔

۱۳. صافی گلپائیگانی، منتخب الاثر، فصل۶، باب۶، ص۵۶۔

۱۴. نعمانی، غیبت، ص۲۵۷، حدیث ۱۵۔

۱۵. احمد بن حنبل، مسند، ج۵، ص۲۷۷۔

ترجمہ: جب خراسان کی جانب سے آنے والے سیاہ پرچموں کو دیکھو تو ان سے ملحق ہو جاؤ کیونکہ اللہ کا خلیفہ مہدی ان کے درمیان ہے۔

نعمانی نے حضرت علیؑ سے روایت نقل کی ہے:

انتظروا الفرج من ثلاثٍ... والراياتِ السودِ من خراسانَ[۱]۔

ترجمہ: تین چیزوں کے ظاہر ہونے سے فرج کی توقع کرو.... خراسان کی جانب سے سیاہ پرچموں کا ظاہر ہونا۔

ابن ماجہ نے رسول خداؐ سے روایت کی ہے:

"اللہ تعالی نے ہم اہل بیتؑ کے لئے آخرت کو دنیا پر ترجیح دی ہے۔ میرے اہل بیتؑ پر میرے بعد مصیبتیں نازل ہوں گی... یہاں تک کہ مشرق کی جانب سے ایک گروہ آئیگا ان کے ہمراہ سیاہ پرچم ہوگا... اس پرچم کو میرے اہل بیتؑ کی ایک فرد کے حوالہ کریں گے اور وہ زمین کو عدل وانصاف سے پر کر دے گا"[۲]۔

ترمذی نے بھی اس سے مشابہ حدیث نقل کی ہے لیکن امام مہدی(ع) کا نام نہیں لیا ہے۔

امام باقرؑ سے منقول ہے:

"خراسان کی جانب سے سیاہ پرچم ظاہر ہوں گے جو کوفہ کی جانب روانہ ہوں گے اور جب مہدی(ع) کا ظہور ہوگا تو ان کی بیعت کریں گے"[۳]۔

شعیب بن صالح کا خروج

شعیب بن صالح کا خروج بھی ان واقعات میں سے ہے جو امامؑ کے ظہور کے ساتھ یا آپ کے ظہور سے تھوڑا پہلے رونما ہوگا۔ شعیب بن صالح حضرت کے لشکر کے آگے آگے حرکت کریں گے۔ حدیثوں میں ان کی شخصیت کے بارے میں کوئی واضح بات نہیں بتائی گئی ہے، صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک اہم اور مقبول شخص ہوں گے جن کے موجود رہنے سے امام(ع) کے لشکر میں اعتماد بہ نفس پیدا ہوگا۔

بعض روایتوں میں انہیں قبیلہ بنی تمیم[۴] اور دوسری روایتوں میں سمرقند[۱] کا بتایا گیا ہے۔ بہر حال شیعہ

---

۱. نعمانی، الغیبۃ، ص۲۵۱، حدیث ۸۔

۲. ابن ماجہ، سنن، ص۶۹۸، حدیث ۴۰۸۲۔

۳. طوسی، کتاب الغیبۃ، ص ۴۵۲۔

۴. سیوطی، الحاوی للفتاوی، ج ۲، ص ۹۸۔

شیعہ اور سنی دونوں فرقوں میں اس بات پر اتفاق نظر پایا جاتا ہے کہ امامؑ کے ظہور کے وقت شعیب بن صالح نامی ایک شخص ظاہر ہوگا جو امامؑ کے لشکر کا پر علمدار ہوگا۔

پیغمبر اسلامؐ فرماتے ہیں:

اذا خرج السفیانی فی ستین و ثلاث مائة راکب... و یخرجون الی الکوفة، فینهبونها، فعند ذالک تخرج رایة من المشرق یقودها رجلٌ من تمیم یقال له شعیب بن صالح[۲]۔

ترجمہ: جب سفیانی ۳۶۰ لوگوں کے ہمراہ کوفہ آئے گا اور لوٹ مار شروع کرے گا تو مشرق سے ایک پرچم ظاہر ہوگا جس کا علمدار قبیلہ بنی تمیم کا شعیب بن صالح ہوگا۔

نعیم بن حماد نے عمار بن یاسر سے نقل کیا ہے:

المهدی علی لوائه شعیب بن صالح[۳] ترجمہ: شعیب بن صالح امامؑ مہدی(عج) کا علمدار ہے۔

امام رضاؑ سے منقول ہے:

قبل هذا الامر السفیانی و الیمانی و المروانی و شعیب بن صالح[۴]۔

ترجمہ: امام مہدی(عج) کے ظہور سے قبل سفیانی، یمانی، مروانی اور شعیب بن صالح کا خروج ہوگا۔

شیخ طوسیؒ نے امام سجادؑ سے روایت کی ہے:

یکون قبل خروجه (المهدی)...خروج شعیب بن صالح[۵]۔

ترجمہ: مہدی(عج) کے خروج سے قبل شعیب بن صالح کا خروج ہوگا۔

راوندی نے امام حسینؑ سے نقل کیا ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا:

...اذا حان وقت خروجه اقتلع من عمده..... جبرئیل عن یمینه و میکائیل عن یساره و شعیب بن صالح علی مقدمته[۶]۔

---

۱. طوسی، کتاب الغیبت، ص ۴۴۳، حدیث ۴۳۷۔
۲. سیوطی، الحاوی للفتاوی، ج ۲، ص ۹۸۔
۳. نعیم بن حماد، الفتن، ص ۲۱۶، حدیث ۲۱۶، حدیث ۸۶۳، ۸۶۴؛ سیوطی، الحاوی للفتاوی، ج ۲، ص ۸۳؛ طوسی، کتاب الغیبۃ، ص ۴۶۲۔
۴. نعمانی، الغیبۃ، ص ۲۵۳، حدیث ۱۲؛ طبری، دلائل الامامۃ، ص ۲۶۱۔
۵. طوسی، کتاب الغیبۃ، ص ۴۴۳، حدیث ۴۳۷۔
۶. راوندی، الخرائج والجرائح، ج ۲، ص ۵۵۰۔

ترجمہ: جب مہدی(ع) کا ظہور ہوگا تو وہ تلوار نکالیں گے، جبرئیل ان کے داہنے اور میکائیل بائیں طرف ہوں گے اور شعیب بن صالح ان کے آگے ہوں گے۔

ہ: **نفس زکیہ کا قتل:** شیعہ اور سنی روایتوں میں نفس زکیہ کے قتل کو علائم ظہور میں شمار کیا گیا ہے۔امام صادقؑ سے منقول ہے:

من المحتومِ الذی لابدان یکونُ قبلَ قیامِ القائمِ...قتلُ النفسِ الزکیۃِ[1]۔

ترجمہ: نفس زکیہ کا قتل ان حتمی علائم میں سے ہے جو ظہور سے قبل رونما ہوگا۔

اہل سنت کی بعض کتابوں میں بھی اس کا ذکر ملتا ہے اور اسے امام(ع) کے ظہور سے قبل کی علامتوں میں شمار کیا گیا ہے۔

ابن ابی شیبہ نے رسول خداؐ سے روایت کی ہے:

انَّ المھدیَّ لا یَخرجُ حتی تقتَل النفسُ الزکیۃُ فاذا قُتِلت النفسُ الزکیۃ غَضَبَت عَلَیھم مَن فی السَّماء والارضِ فاتی الناسُ المھدیَّ... وھو یَملاالارضَ قسطاً وعَدلاً ... [2]۔

ترجمہ: مہدی(ع) اس وقت تک ظہور نہ کریں گے جب تک کہ نفس زکیہ کا قتل نہ ہوجائے اور پھر اس وقت آسمان و زمین والے ان کے قاتلوں پر لعنت کریں گے اور لوگ مہدی کے پاس آئیں گے اور وہ زمین کو عدل و انصاف سے پر کردیں گے۔

نعیم بن حماد نے روایت کی ہے:

اذا قُتِلَت النفسُ الزکیۃُ...نادی منادٍ من السماء انَّ امیرَکم فلان و ذلک المھدیّ الذی یَملأُ الارضَ حقاً وعَدلاً ... [3]

ترجمہ: اور جب نفس زکیہ کا قتل ہوگا... آسمان سے منادی آواز دے گا تمہارا امیر فلاں ہے اور وہ مہدی(ع) ہے جو زمین کو عدل و انصاف سے پر کردے گا۔

---

۱. نعمانی، الغیبۃ، ص ۲۶۴، حدیث ۲۶، ص ۲۵۲، حدیث ۱۱ و ص ۲۵۷، حدیث ۱۵؛ راوندی، الخرائج والجرائح، ج ۳، ص ۱۱۶۱؛ طوسی، کتاب الغیبۃ، ص ۴۳۵، حدیث ۴۲۵؛ صدوق، کمال الدین، ج ۲، ص ۶۵۲، حدیث ۱۴، ص ۶۶۵، حدیث ۱۷۔

۲. ابن ابی شیبۃ، المصنف، ج ۸، کتاب الفتن، ص ۶۷۹، حدیث ۱۹۹۔

۳. ابن ابی شیبۃ، المصنف، ج ۸، کتاب الفتن، ص ۶۷۹، حدیث ۳۵۲۔